جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فاروقی

فتح کا راز

حضرت عمرؓ کا پیغام اسلامی افواج کے نام

ذیل کا خط عقد الفرید میں بیان ہوا ہے، اس کتاب کے مصنف نے یہ نہیں بتایا کہ یہ خط سعد بن وقاصؓ کو کہاں موصول ہوا اور نہ یہ کہ اس کے راوی کون ہیں، تاہم خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مدینہ سے تا قادسیہ سفر کے دوران میں کسی مرحلہ پر سعد کو ملا۔ جہاں تک مجھے علم ہے کسی دوسری مطبوعہ قدیم تاریخ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ بہر حال یہ حضرت عمرؓ کا (جو مختصر نویس مشہور ہیں اور غالباً تھے بھی) سب سے لمبا خط ہے اور اس کا مضمون عالی و فوجی اقدار پر مشتمل ہے۔ پاکستان کو ایک المناک ذلت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایسے حالات میں پاکستانی افواج کے لئے اسلام کے بطل جلیل فاروق اعظمؓ کے مکتوب کی ہر سطر میں عبرت و نصیحت کا ایک دفتر موجود ہے۔

میں تم کو اور تمہاری فوج کو تاکید کرتا ہوں کہ:

۱۔ ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہیں کیونکہ خدا کا خوف دشمن کے مقابلے میں بہترین ہتھیار اور جنگ کی سب سے مؤثر چال ہے۔

۲۔ تم اور تمہاری فوج دشمن سے جتنے چوکنا رہیں۔ اس سے زیادہ "معاصی" سے ہوشیار رہیں کیونکہ فوج کو دشمن سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا خود اپنے معاصی سے پہنچتا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کی فتح کا راز یہ ہے کہ ان کا دشمن گرفتار "معاصی" ہے، اگر ایسا نہ ہو تو ہم دشمن پر فتح نہ پاسکیں، کیونکہ ہماری تعداد اس سے کم ہے اور ہمارے ہتھیار اس کے ہتھیاروں سے گھٹیا ہیں۔ اگر "معاصی" میں ہم دشمن کے برابر ہوں تو وہ قوت میں ہم سے بڑھ جائے گا اور اگر ہم اپنی راستبازی کی قوت سے اس پر غلبہ نہ پاسکیں تو اپنی فوجی قوت سے یقیناً نہیں پاسکیں گے۔

۴۔ تم کو یاد رہے کہ خدا کی طرف سے ایسے فرشتے مامور ہیں جو تمہارے چال چلن پر نظر رکھتے ہیں، جن کو تمہارے ہر فعل کا علم ہوتا ہے، ان سے غیرت کرو اور خدا کی نافرمانی (معاصی) سے بچتے رہو۔

۵۔ یہ نہ کہو کہ دشمن چونکہ برا ہے۔ اس لئے کبھی ہم پر فتح نہ پاسکے گا۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ

بعض قوموں پر ان سے بڑی قومیں غالب آجاتی ہیں جسطرح مجوسی کافر بنواسرائیل پر غالب آگئے جب کہ بنواسرائیل نے نافرمانیوں سے خدا کو ناراض کیا۔ فَجَاسُوا خِلٰلَ الدِّیَارِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا

۷۔ خدا سے دعاء مانگو کہ تمہارے اندر "معاصی" سے بچنے کی طاقت پیدا ہو اور یہ دعا اسی خلوص سے ہو جس سے دشمن پہ فتح پانے کی دعاء مانگتے ہو، میں بھی اپنے اور تمہارے لئے خدا سے یہ دعاء مانگتا ہوں۔

۸۔ کوچ کی حالت میں فوج کے آرام کا خیال رکھو اور اتنا زیادہ ان کو نہ چلاؤ کہ تھک جائیں۔

۹۔ ایسی جگہ ٹھہرنے سے ان کو نہ روکو جہاں سہولت و آرام ہو، تاکہ وہ جب دشمن سے مقابل ہوں تو ان کی توانائی بحال ہو، وہ ایک ایسے دشمن سے لڑنے جارہے ہیں جو گھر میں بیٹھا ہے اور جس کے سپاہی اور جانور تازہ دم ہیں۔

۹۔ دوران کوچ میں ہر ہفتہ ایک دن اور ایک رات قیام کرو تاکہ فوج کو آرام ملے اور وہ اپنے ہتھیار اور سامان درست کرسکیں۔

۱۰۔ جن لوگوں سے تم صلح کر دیا جو جزیہ دے کر تمہاری پناہ میں آجائیں، ان کی بستیوں سے دور پڑاؤ ڈالو، اور کسی کو ان بستیوں میں نہ جانے دو سوائے اس شخص کے جس کی سیرت پر تم کو پورا پورا بھروسہ ہو۔

۱۱۔ تمہارا کوئی سپاہی یا فوجی افسر بستی والوں کی کسی چیز پر ناجائز قبضہ نہ کرے، کیونکہ تم نے ان کی حفاظت ان کی جان مال اور آبرو کے احترام کا ذمہ لیا ہے اور یہ ایک آزمائش ہے۔ جسطرح اپنے مواخذات سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری ان کے (یعنی ذمیوں اور اہل معاہدہ) کے لئے ایک آزمائش ہے۔ جب تک وہ اس ذمہ داری کو خوبی سے انجام دیتے رہیں، تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

۱۲۔ جن لوگوں سے تم نے صلح کی ہو ان پر ظلم وستم کرکے دشمن پہ فتح پانے کی خواہش نہ کرو۔

۱۳۔ جب دشمن کے علاقہ میں پہنچو تو تحقیق حال کے لئے جاسوس بھیجو اور دشمن کے حالات سے پوری طرح باخبر رہو۔

۱۴۔ تمہارے پاس جاسوس اور مشورہ کے لئے ایسے عرب یا مقامی غیر عرب ہوں جن کی نیک نیتی اور حق گوئی پر تم کو اعتماد ہو۔ کیونکہ عادۃً جھوٹا اگر سچی خبر بھی لائے تو تم کو اس سے فائدہ نہ ہوگا، اور دھوکہ باز تمہارے خلاف جاسوسی کرے گا نہ کہ تمہارے حق میں۔

۱۵۔ دشمن کے علاقہ کے قریب پہنچ کر تم کو چاہیئے کہ ادھر ادھر رسالے بھیجو، اور دشمن اور اپنے درمیان دستے پھیلا دو، یہ دستے رسد اور فوجی اہمیت کی چیزوں کو دشمن تک پہنچنے سے باز رکھیں، اور رسالے دشمن کی دفاعی خامیاں دریافت کریں۔

۱۶۔ رسالوں کے لئے ایسے لوگ منتخب کرو جو بہادر اور صائب رائے ہوں اور ان کو تیز رفتار گھوڑے دو۔

۱۷۔ دستوں میں ایسے لوگ ہوں جن کو جہاد کی لگن ہو اور جو تلواروں کے نیچے پامردی سے ڈٹے رہیں۔

۱۸۔ رسالوں اور دستوں کے انتخاب میں ذاتی دلچسپی کو دخل نہ دو، کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارے مشن کو جو نقصان پہنچے گا۔ اور تمہاری لیاقت پر جو حرف آئے گا وہ اس فائدہ سے کہیں زیادہ ہوگا جو دوستوں کے ساتھ رعایت کرنے سے ممکن ہے۔

۱۹۔ رسالے اور دستے اسی سمت کو بھیجو جہاں ان کے شکست کھانے، نقصان اٹھانے یا تباہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

۲۰۔ جب دشمن تمہارے سامنے آئے تو اپنی بچھڑی ہوئی فوجیں، رسالے اور دستے سب اپنے قریب جمع کر لو اور اپنی قوت اور چالوں سے کام لینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۲۱۔ جب تک دشمن خود حملہ آور نہ ہو، لڑنے میں جلدی نہ کرو، تاکہ تم اس کی فوجی خامیوں اور دفاعی کمزوریوں سے واقف ہو سکو اور اپنے گردو پیش سے مقامی باشندوں کی طرح باخبر ہو جاؤ، اس واقفیت کے بعد تم اس بصیرت سے لڑ سکو گے جس سے دشمن لڑنے پہ قادر ہوگا۔

۲۲۔ اس کے علاوہ تم اپنی فوج پہ پہرہ دار مقرر کرو اور حتی المقدور شب خون سے چوکنا رہو۔

۲۳۔ اگر کوئی ایسا قیدی جس کو امان نہ دی گئی ہو تمہارے پاس لایا جائے تو اس کی گردن مار دو تاکہ دشمن کے دل میں ڈر بیٹھ جائے، اللہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا نگہبان ہے اور اسی کی مدد پہ فتح کا دارومدار ہے۔ [1]

(عقد الفرید، ابن عبد ربہ، مصر، ۱۹۱۳ء، ۱/۹۷-۹۸)

---

[1] یہ خط نہایت الارب نویری (مصر، ۶/۱۶۸-۱۶۹) جواہر الادب، احمد ہاشمی بک (مصر، ۱/۱۷۷) اور عصر القرآن، محمد مہدی بصیر (بغداد ص ۹۴-۹۵) میں بھی نقل ہوا ہے، مگر ماخذ سب کا عقد الفرید ہے جسے اسپین کے ادیب ابن عبد ربہ نے چوتھی صدی ہجری میں تصنیف کیا۔